

ماہِ صَفَر اور جائلانہ خیالات

حکیم مولانا مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ

PDFBOOKSFREE.PK

مکتبۃ الاسلام کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک ضروری گزارش!

معزز قارئین کرام! اس کتاب کو عام قاری کے مطالعہ، اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور ثوابِ دارین کے خاطر پاکستان ورچوئل لائبریری پر شائع کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو میری یہ کاوش پسند آئی ہے یا آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے کوئی راہنمائی ملی ہے تو برائے مہربانی میرے اور میرے والدین کی بخشش کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا ضرور کیجئے گا۔ شکریہ

طالب دُعا سعید خان

ایڈمن پاکستان ورچوئل لائبریری



PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو نیکی کی طرف بلائے اور
اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ
نجات پانے والے ہیں۔ (پارہ ۴ رکوع ۲۴)

ماہِ صَفَر اور جائیدلانہ خیالات

تَآلِیْفُ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھڑی مدظلہ

مکتبۃ الاسلامیہ کراچی

طبع جدید: صفر المظفر ۱۴۲۲ھ / اپریل ۲۰۰۳ء
ناشر: مکتبۃ الاسلام، کورنگی کراچی
فون: 5016665 - 5016664
کمپوزنگ: برہان انٹرپرائزز، کورنگی کراچی۔
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس کراچی

ملنے کے پتے

- ☆..... مکتبۃ الاسلام، کورنگی کراچی
فون: 5016665 - 5016664
☆..... ادارۃ المعارف کراچی۔ احاطۃ دارالعلوم کراچی ۱۴
☆..... مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی ۵
☆..... ایچ ایم سعید کمپنی۔ ادب منزل پاکستان چوک کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صَفَر کے معنی:

صَفَر عربی زبان کا لفظ ہے جس میں ”ص“ اور ”ف“ دونوں پر زبر ہے اس کے معنی وہی ہیں جو عام طور پر مشہور و معروف ہیں یعنی اسلامی مہینوں میں دوسرا مہینہ (صحاح)

صَفَر کے متعلق اہل عرب کے توہمات

اسلام سے پہلے دورِ جاہلیت میں صَفَر کے متعلق اہل عرب کے مختلف اور عجیب و غریب توہمات تھے، حضراتِ محدثینِ کرام رحمہم اللہ نے ان سب کو تفصیل سے ذکر فرمایا ہے، ذیل میں انکا مختصراً انتخاب پیش کیا جاتا ہے۔

صَفَر کے متعلق اہل عرب کا یہ گمان تھا کہ اس سے مراد وہ سانپ ہے جو انسان کے پیٹ میں ہوتا ہے اور بھوک کی حالت میں انسان کو ڈستا اور کاٹتا ہے۔ چنانچہ بھوک کی حالت میں جو تکلیف ہوتی ہے وہ اسی کے ڈسنے سے ہوتی ہے۔

بعض اہل عرب کا یہ نظریہ تھا کہ صفر سے مراد پیٹ کا وہ جانور ہے جو بھوک کی حالت میں بھڑکتا ہے اور جوش مارتا ہے اور جس کے پیٹ میں ہوتا ہے بسا اوقات اس کو جان سے بھی مار دیتا ہے نیز اہل عرب اس کو خارش کے مرض والے سے زیادہ متعدی مرض سمجھتے تھے۔

بعض کے نزدیک صفر ان کیڑوں کو کہتے ہیں جو جگر اور پسلیوں کے سرے میں پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے انسان کا رنگ بالکل پیلا ہو جاتا ہے، جس کو طب کی اصطلاح میں ”یرقان“ کہا جاتا ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ صفر ایک مشہور مہینہ ہے جو محرم اور ربیع الاول کے درمیان آتا ہے لوگوں کا اسکے متعلق یہ گمان ہے کہ اس ماہ میں بکثرت مصیبتیں اور آفتیں نازل ہوتی ہیں نیز اہل عرب صفر کا مہینہ آنے سے بدفالی بھی لیا کرتے تھے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ ماہ صفر کو ایک سال حلال اور ایک سال حرام ٹھہرایا کرتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کبھی اہل عرب ماہ صفر کو جو ان کے نزدیک محترم مہینوں میں سے ہے جس میں جنگ و جدال حرام سمجھتے تھے وہ ماہ محرم کو بڑھا کر صفر کو بھی اس میں شامل کر لیتے اور جنگ و جدال کو صفر میں

بھی ناجائز قرار دیتے اور کبھی صفر کو محرم سے علیحدہ قرار دے کر محترم مہینوں سے اس کو خارج کر دیتے اور اس میں جنگ و جدال مباح سمجھتے۔ (مرقات و ماثبات بالسنتہ تبصر ف)

صفر کے متعلق دورِ حاضر کے لوگوں کے خیالات:

آج کل بھی ماہِ صفر کے متعلق عام لوگوں کے ذہن میں مختلف خیالات جمے ہوئے ہیں، جن میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

بعض ماہِ صفر میں شادی بیاہ اور دیگر پر مسرت تقریبات منعقد کرنے اور اہم امور کا افتتاح اور ابتدا کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور کہا کرتے ہیں صفر میں کی ہوئی شادی صفر ہوگی (یعنی ناکام ہوگی) اور اس کی وجہ عموماً ذہنوں میں یہی ہوتی ہے کہ صفر کا مہینہ نامبارک اور منحوس مہینہ ہے چنانچہ صفر کا مہینہ گزرنے کا انتظار کرتے ہیں اور پھر ربیع الاول کے مہینے سے اپنی تقریبات شروع کرتے ہیں۔ اس وہم پرستی کا دین سے کوئی واسطہ نہیں یہ محض باطل ہے۔

بعض ماہِ صفر کی یکم سے ۱۳ تاریخ تک کے ایام کو بطور خاص منحوس اور برا جانتے ہیں اور ۱۳ تاریخ کو کچھ گھونگھدیاں وغیرہ پکا کر تقسیم کرتے ہیں تاکہ اس نحوست سے حفاظت ہو جائے یہ بھی بالکل بے اصل بات ہے۔

من گھڑت اور ایجاد کردہ باتوں کی کوئی بنیاد تو ہوتی نہیں لیکن جب

جاہلوں سے یا ان گمراہ کن راہنماؤں سے ان کے باطل نظریات کی دلیل مانگی جاتی ہے تو وہ من گھڑت روایتیں اور غلط ملط دلیلیں پیش کیا کرتے ہیں چنانچہ صَفَر کے منحوس ہونے کے متعلق بھی ان سے ایک روایت منقول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

مَنْ بَشَّرَنِي بِخُرُوجِ صَفَرٍ بِشَرِّهِ بِأَلْجَنَةِ ۝

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھے ماہِ صَفَر کے ختم ہونے کی بشارت دے گا میں اس کو جنت کی بشارت دوں گا۔ (الموضوعات الکبریٰ)

(ملا علی قاری ۶۹)

اس روایت سے یہ لوگ ماہِ صَفَر کے منحوس اور نامراد ہونے پر استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صَفَر میں نحوست تھی جیسی تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی اور صَفَر کے بسلامت گزرنے پر جنت کی بشارت دی، تو واضح ہو کہ اوّل تو حضرت ملا علی قاریؒ نے جو بڑے جلیل القدر محدث ہیں اپنی مشہور و معروف کتاب ”الموضوعات الکبریٰ“ جس میں موصوف نے موضوع، بے اصل اور من گھڑت حدیثیں جمع کی ہیں اُس میں اس روایت کو ذکر کیا ہے اور اس کو موضوع بتایا ہے، لہذا اس موضوع اور من گھڑت روایات سے استدلال کرنا سراسر جہالت اور گمراہی کی بات ہے پھر اگر اس روایت کے الفاظ پر غور کریں تو ان الفاظ میں کہیں بھی ماہِ صَفَر کے منحوس ہونے پر کوئی اشارہ نہیں ہے۔ لہذا ان الفاظ سے ماہِ صَفَر کو منحوس سمجھنا محض بے بنیاد خیال ہے، جس کی کوئی حقیقت نہیں اور تھوڑی دیر کے لئے اس روایت کے من گھڑت ہونے

سے قطع نظر کر کے اگر اس کے الفاظ پر غور کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ماہِ ربیع الاول میں ہونے والی تھی اور آپ ﷺ موت کے بعد اللہ جل شانہ کی ملاقات کے مشتاق تھے جس کی وجہ سے آپ ﷺ کو ماہِ صفر کے گزرنے اور ربیع الاول کے شروع ہونے کی خبر کا انتظار تھا اور ایسی خبر لانے پر آپ ﷺ نے اس بشارت کو مرتب فرمایا، چنانچہ تصوف کی بعض کتابوں میں اسی مطلب کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس روایت کو ذکر کیا گیا ہے، لیکن ماہِ صفر کے مہینہ کی نحوست اس سے قطعاً ثابت نہیں ہوتی۔

بعض لوگ بالخصوص مزدور طبقہ صفر کی آخری بدھ کو عید مناتا ہے اس دن کاریگر اور مزدور کام نہیں کرتے۔ آجر مالک سے مٹھائی کا مطالبہ کرتے ہیں اور ہر مزدور کو مٹھائی اور عیدی دی جاتی ہے یہ بھی محض بے اصل بات ہے اور واجب الترتک ہے۔

بعض لوگ اس دن چھٹی کرنے کو اجر و ثواب کا موجب سمجھتے ہیں اور مشہور ہے کہ اس دن آنحضرت ﷺ نے غسلِ صحت فرمایا تھا، اس کی بھی کچھ اصل نہیں، بلکہ اس دن تو آنحضرت ﷺ کے مرضِ وفات کی ابتدا ہوئی تھی اور آپ ﷺ کے مرضِ وفات پر خوشی کیسی؟

بعض لوگ اس دن گھروں میں اگر مٹی کے برتن ہوں تو ان کو توڑ دیتے ہیں اور اسی دن بعض لوگ چاندی کے چھلے اور تعویذات بنوا کر ماہِ صفر کی نحوست، مصیبتوں اور بیماریوں سے بچنے کی غرض سے پہنا کرتے

ہیں یہ خالص وہم پرستی ہے جس کو ترک کرنا واجب ہے۔

زمانہ جاہلیت میں ماہِ صَفَر کے متعلق بکثرت مصیبتیں اور بلائیں نازل ہونے کا جو اعتقاد اوپر نقل کیا گیا ہے اس کی بنیاد پر بعض مذہبی لوگوں نے بھی اس ماہ کو مصیبتوں اور آفتوں سے بھرپور قرار دیا ہے، حتیٰ کہ لاکھوں کے حساب سے آفات و بلیات کے نازل ہونے کی تعداد بھی نقل کر دی ہے اور اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جلیل القدر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی اسی ماہ میں مبتلائے مصیبت ہونا قرار دیا ہے اور پھر خود ہی نماز کے خاص طریقے بتلائے جن پر عمل کرنے سے عمل کرنے والا تمام مصائب و آلام سے محفوظ ہو جاتا ہے جن کی قرآن و سنت سے کوئی سند نہیں۔ کیونکہ جب بنیادی طور پر ماہِ صَفَر میں مصیبتوں اور آفتوں کا نازل ہونا ہی باطل ہے اور جاہلیتِ اولیٰ کا ایجاد کردہ نظریہ ہے اور حضورِ اقدس ﷺ نے اس کو بالکل بے اصل اور بے بنیاد قرار دیا ہے (جیسا کہ عنقریب آ رہا ہے) تو اس پر جو بنیاد بھی رکھی جائے گی وہ بھی باطل اور غلط ہی ہوگی۔ ذیل میں ان باتوں کا ایک اقتباس دیا جاتا ہے تاکہ بخوبی سمجھ کر اجتناب کرنا آسان ہو۔

دوسرا مہینہ سال میں صَفَر المُنْظَفَر کا ہوتا ہے یہ مہینہ نزولِ بلا کا ہے تمام سال میں دس لاکھ اسی ہزار (۱۰,۸۰,۰۰۰) بلائیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے نو لاکھ بیس ہزار بلائیں خاص ماہِ صَفَر میں نزول کرتی ہیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ماہِ صَفَر کے گزرنے کی خوشخبری سنا دے میں اسے بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دوں، حضرت

آدم صلی اللہ (علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام) سے لغزش ہوئی تو اسی مہینہ میں ہوئی، حضرت ابراہیم خلیل اللہ (علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام) آگ میں ڈالے گئے تو اول تاریخ صفر کی تھی، حضرت یونس (علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام) جو مبتلائے بلا ہوئے تو اسی مہینے میں ہوئے۔ حضرت زکریا (علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام)، یحییٰ (علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام)، وجرجیس و یونس (علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام) و حضرت محمد سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سب مبتلائے بلا اسی مہینے میں ہوئے حضرت ہانبل بھی اس میں شہید ہوئے، اسی لئے شب اول اور روز اول ماہ صفر میں ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد سورۃ الحمد (سورۃ فاتحہ) پندرہ بار سورۃ الکفرون اور دوسری میں اسی قدر قل ھو اللہ (سورۃ الاخلاص) تیسری میں اسی قدر سورۃ الفلق چوتھی میں اسی قدر سورۃ الناس پڑھے، بعد سلام کے ستر مرتبہ:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔ دوسری نماز اس مہینے میں یہ بھی ہے کہ پہلی تاریخ کو غسل کرے اور وقت چاشت کے دو رکعت نفل گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ کے ساتھ پڑھے بعد سلام کے ستر بار (۷۰) درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَمِيِّ وَعَلٰی اٰلِهِ
وَاَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَرِّفْ عَنِّيْ سُوْءَ هٰذَا الْيَوْمِ وَاصْرِفْنِيْ مِنْ سُوْئِهِ

و نَجِّنِي عَمَّا أَصَابَ فِيهِ مِنْ تَمَوَّسَ سَالِهٍ بِفَضْلِكَ يَا
دَافِعَ الشُّرُورِ وَيَا مَالِكَ النُّشُورِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ

ترجمہ:

اے اللہ! دور رکھ مجھ سے برائی اس دن کی اور بچا مجھ کو اس کی برائی سے
اور نجات دے مجھ کو اس چیز سے کہ جو پہنچے اندر اس کے نحوست اور
سختیوں سے اپنے فضل سے، اے شرور کے دور کرنیوالے اور اے
مالک قیامت کے اے سب مہربانوں کے مہربان۔ (راحت القلوب جواہر
غیبی)

آخری چہار شنبہ دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد
الحمد (سورۃ الفاتحہ) کے تین تین بار قل ھو اللہ پڑھے، بعد سلام کے الم
نشرح اور والتین اور اذا جاء اور سورہ اخلاص ان سب کو ۸ مرتبہ پڑھے،
اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اس کے دل کو غنی کر دے گا۔ (ھکذانی
رسالہ فضائل الشہور والایام)

یہ تمام باتیں محض غلط، بے بنیاد اور من گھڑت ہیں۔ قرآن و
حدیث صحابہؓ و تابعینؒ، ائمہ مجتہدینؒ اور سلف صالحینؒ کسی سے بھی ان کا
ثبوت نہیں ہے بلکہ رحمت عالم ﷺ نے اپنے صاف اور واضح
ارشادات کے ذریعے زمانہ جاہلیت کے توہمات اور قیامت تک پیدا
ہونے والے تمام باطل خیالات اور صفر کے متعلق وجود میں آنے والے
تمام نظریات کی تردید اور نفی فرمادی ہے اور ساتھ ہی عرب کے دور

جاہلیت میں جن جن طریقوں سے نحوست، بد فالی اور بد شگون لی جاتی تھی ان سب کی بھی مکمل نفی فرمائی ہے اور مسلمانوں کو ان تمام توہمات سے بچنے کی تاکید فرمائی۔ چنانچہ اب آنحضرت ﷺ کے چند ارشادات مع تشریح ملاحظہ ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَدْوَى وَلَا طِيرَةَ وَلَا هَامَّةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرْمَنَ الْمَجْدُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ (رواه البخاری)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مرض کا لگ جانا، اُلو اور صفر اور نحوست یہ سب باتیں بے حقیقت ہیں اور جزائی شخص سے اس طرح بچو اور پرہیز کرو جس طرح شیر سے بچتے ہو۔ (بخاری شریف)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا غَوْلَ (رواه مسلم)

ترجمہ:

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ مرض لگ جانا، صفر اور غول بیابانی سب خیالات ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ (رواہ مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَّةَ وَلَا صَفَرَ (رواه مسلم)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مرض کا لگ جانا، اُلو اور صفر یہ سب وہم پرستی کی باتیں ہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں (رواہ مسلم)

تشریح

یہ سب بخاری و مسلم کی صحیح صحیح حدیثیں ہیں، دیکھئے! ان میں رحمت کائنات ﷺ نے صفر کے متعلق جتنے باطل نظریات، خیالات اور توہمات زمانہ جاہلیت میں عربوں کے اندر رائج تھے ان سب کی صاف صاف نفی فرمادی اور کسی بھی قسم کے توہمات کی کوئی گنجائش نہیں رکھی اور جہاں زمانہ جاہلیت کے توہمات کی ان ارشادات سے تردید ہوگئی وہاں آپ ﷺ کے انہی پاک ارشادات سے بعد میں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام غلط سلط خیالات و تصورات کی نفی بھی ہوگئی کیونکہ آپ ﷺ کے یہ ارشادات قیامت تک کیلئے ہیں اور ثابت ہو گیا کہ ماہ صفر المظفر میں ہرگز کوئی نحوست نہیں ہے اور آفات و بلیات اور امراض بھی اس مہینے میں نازل نہیں ہوتے۔

مذکورہ بالا احادیث میں آنحضرت ﷺ نے تین چیزوں کی نفی فرمائی ہے،

سب سے پہلے آپ ﷺ نے جس چیز کی نفی فرمائی ہے وہ ایک

بیماری کا دوسرے کو لگنا ہے، جسکی تفصیل یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ بیمار کے پاس بیٹھنے یا اس کے ساتھ کھانے پینے سے اس کی بیماری دوسرے تندرست اور صحتمند آدمی کو لگ جاتی ہے اور یہ لوگ ایسی بیماری کو عذوی (یعنی متعدی مرض اور چھوت کی بیماری) کہتے تھے، قدیم و جدید طب میں بھی بعض بیماریوں کو متعدی اور چھوت کی بیماری قرار دیا گیا ہے، مثلاً کوڑھ، خارش، چیچک، خسرہ، گندہ دہنی (یا نیوریا) آشوب چشم اور عام وبائی امراض وغیرہ، عام لوگوں میں چھوت چھات کا اعتقاد اور ایک بیماری دوسرے کو لگنے کا گمان بھی کافی عام ہے، چنانچہ ہمارے معاشرے میں بھی وبائی امراض میں مبتلا ہونے والوں سے بہت پرہیز کیا جاتا ہے، اُن کا کھانا پینا، رہنا سہنا اور اوڑھنا بچھونا سب علیحدہ کر دیا جاتا ہے اور حد سے زیادہ چھوت چھات کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔

حضورِ اقدس ﷺ نے اس عقیدے اور نظریہ کو باطل قرار دیا اور فرمایا لَا عَذْوٰی یعنی بذات خود ایک شخص کی بیماری بڑھ کر دوسرے کو نہیں لگتی بلکہ بیمار کرنا، نہ کرنا قادر مطلق کے اختیار میں ہے، وہ جس کو چاہے بیمار کرے اور جس کو چاہے بیماری سے محفوظ رکھے۔

ایک دوسری حدیث میں اسکی مزید تشریح اس طرح ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ!“ خارش اوّلًا اونٹ کے ہونٹ سے شروع ہوتی ہے، پھر اس کی دم سے آغاز کرتی ہے، پھر یہ خارش

دوسرے تمام اونٹوں میں پھیل جاتی ہے، اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو خارش کیسے ہوئی اور کس کے ذریعے سے لگی؟ وہ دیہاتی یہ سن کر لا جواب ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یاد رکھو! متعدی مرض، چھوت، شگون اور بدفالی کوئی چیز نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کو پیدا کر کے اس کی زندگی، روزی اور مصیبت مقرر کر دی ہے۔ (ماثبت بالسنتہ)

دوسری چیز جس کی حدیثِ بالا میں آنحضرت ﷺ نے نفی فرمائی ہے وہ ”ہامہ“ ہے، اس کی حقیقت سے بھی باخبر ہونا چاہئے، ”ہامہ“ کے لفظی معنی ”سر“ اور ”پرندے“ کے آتے ہیں، احادیث میں ”ہامہ“ سے مراد پرندہ ہے، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں عرب لوگ ”ہامہ“ پرندے سے بدشگونی اور نحوست مراد لیتے تھے اور اس کے متعلق ان میں طرح طرح کی باتیں پھیلی ہوئی تھیں مثلاً:

ان کا خیال تھا کہ مقتول کے سر سے ایک پرندہ نکلتا ہے جس کا نام ”ہامہ“ ہے، وہ ہمیشہ فریاد کرتا رہتا ہے کہ مجھے پانی پلاؤ، جب مقتول کا بدلہ قاتل سے لے لیا جاتا ہے تو پھر یہ پرندہ دوراڑ جاتا ہے،

بعض کا خیال تھا کہ مردے کی ہڈیاں جب بوسیدہ اور معدوم ہو جاتی ہیں تو وہ ”ہامہ“ بن کر قبر سے نکل جاتی ہیں اور ادھر ادھر گھومتی رہتی ہیں اور اپنے گھر والوں کی خبریں لیتی پھرتی ہیں،

بعض کا اعتقاد تھا کہ ”ہامہ“ وہ آتو ہے جو کسی کے گھر پر بیٹھ کر آوازیں لگاتا ہے اور انھیں ہلاکت و بربادی اور موت کی خبریں دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا اور ایسا اعتقاد رکھنے سے منع فرمایا اور واضح فرمایا کہ ”ہائمہ“ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

تیسری چیز جس کی آنحضرت ﷺ نے احادیث میں نفی فرمائی ہے وہ ”نَوَاء“ ہے، یہ چاند کی اٹھائیس منزلوں کا نام ہے، جس میں ہر منزل کے مکمل ہونے پر صبح صادق کے وقت ایک ستارہ گرتا ہے اور دوسرا ستارہ اس کے مقابلے میں اسی وقت مشرق میں طلوع ہوتا ہے۔

اہل عرب کا بارش کے متعلق یہ گمان تھا کہ چاند یا ستاروں کی ایک منزل کے ختم اور دوسری منزل کے آغاز پر بارش ہوتی ہے (مرقات) یعنی اہل عرب بارش کو منزل کی جانب منسوب کرتے اور کہتے تھے کہ فلاں منزل کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی اور ستاروں ہی کو بارش کے سلسلے میں موثر حقیقی مانتے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے ”لَا نَوَاء“ فرما کر اس کی بھی مکمل نفی فرمادی اور اہل عرب کے اس گمان کو باطل اور بے بنیاد قرار دیا، کیونکہ ایسا خیال اور نظریہ انسان کو شرک کی حد تک پہنچا دیتا ہے۔

بارش کا برسانا یا نہ برسانا محض حق تعالیٰ شانہ کی قدرت میں ہے، وہ جب چاہتے ہیں بارش برساتے ہیں اور جب نہیں چاہتے بارش نہیں برساتے، بلکہ ستاروں اور سیاروں کی گردش اور ان کا طلوع و غروب، بارش ہونے یا نہ ہونے کا ایک ظاہری سبب تو ہو سکتے ہیں لیکن

مَوْتِ حَقِیقَتی ہرگز نہیں ہو سکتے، مَوْتِ حَقِیقَتی اور قَادِرِ مَطْلُوقِ مَحْضِ اللہ جلّ شانہ کی ذات ہے۔ (ملخص از معارف القرآن)

چوتھی چیز جس کی آنحضرت ﷺ نے مذکورہ بالا احادیث میں نفی فرمائی ہے وہ ”صَفَر“ ہے کہ ماہِ صَفَر میں ذاتی طور پر کوئی نحوست نہیں ہے، جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد
وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

نوٹ:- برائے مہربانی اس کتاب کو پڑھ کر احتیاط سے رکھیں
یا پڑھنے کیلئے کسی کو دیدیں ضائع نہ کریں۔

موثر حقیقی ہرگز نہیں ہو سکتے، موثر حقیقی اور قادرِ مطلق محض اللہ جلّ شانہ کی ذات ہے۔ (ملخص از معارف القرآن)

چوتھی چیز جس کی آنحضرت ﷺ نے مذکورہ بالا احادیث میں نفی فرمائی ہے وہ ”صَفَر“ ہے کہ ماہِ صَفَر میں ذاتی طور پر کوئی نحوست نہیں ہے، جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد
وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

نوٹ:- برائے مہربانی اس کتاب کو پڑھ کر احتیاط سے رکھیں
یا پڑھنے کیلئے کسی کو دیدیں ضائع نہ کریں۔